قصیدہ

درمدح امیرالمومنین حضرت علیؑ مرتضیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
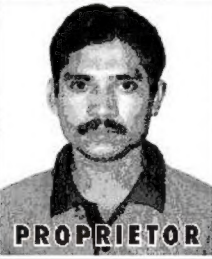
ادیب اکبر انیس العصر سید ابن الحسین مہدی نظمیؔ اجتہادی

غریبوں میں امیروں کی سیاست اور ہی کچھ ہے
حکومت ہے مگر طرزِ حکومت اور ہی کچھ ہے

جہاں سے حق شناسی کی ثقافت مٹ گئی شاید
کہ اب دنیا میں اندازِ ثقافت اور ہی کچھ ہے

جسے دولت کہا کرتے تھے تسلیم وقناعت کی
وہ دولت اب کہاں مفہومِ دولت اور ہی کچھ ہے

خدا ترسی ہے فرسودہ روایت عصرِ حاضر میں
کہ اربابِ خوشامد کی روایت اور ہی کچھ ہے

حقارت کا سبب تقویٰ ہے عزت کا سبب دولت
کہ عصرِ نو میں معیار شرافت اور ہی کچھ ہے

کبھی پرہیزگاری تھی جہاں میں وجہِ سرداری
زمانے میں مگر اب وجہِ عزت اور ہی کچھ ہے

نظامِ سیم و زر میں شیش محلوں کے مکیں یارو!
بظاہر ابن آدم ہیں حقیقت اور ہی کچھ ہے

جمال لیلیٔ محمل نشیں کا تذکرہ کیسا
کہ اب تو قیسِ آوارہ کی حسرت اور ہی کچھ ہے

نظر آتا ہے کنجِ گلستاں کے سایۂ میں اکثر
کہ طرزِ حسن واندازِ محبت اور ہی کچھ ہے

اڑائی جا رہی ہیں دھجّیاں قانونِ محنت کی
کہ زر داروں کا مقصودِ وکالت اور ہی کچھ ہے

مشقت کی حمایت کرنے والے بھی سمجھتے ہیں
کہ دنیا بھر میں مزدوروں کی حالت اور ہی کچھ ہے

اگر تابِ شنیدن ہو تو نسلِ نو کو سمجھائیں
ریاکاری سے آلودہ معیشت اور ہی کچھ ہے

وہ دولت اور ہی کچھ ہے جو چھٹ جاتی ہے دنیا میں
کفن میں ساتھ جاتی ہے وہ دولت اور ہی کچھ ہے

گلہ کیسا نئی تہذیب کے اقدار کا نظمیؔ
تری تہذیب کی رسم و روایت اور ہی کچھ ہے

سنا بھی مطلعِ رنگیں علیؑ کے جشنِ مدحت میں
کہ اہل بزم کا شوقِ سماعت اور ہی کچھ ہے

نبیؐ کے حق میں اعجازِ امامت اور ہی کچھ ہے
شب ہجرت قد حیدرؑ کی صورت اور ہی کچھ ہے

تبسم ریز ہو جس کے لئے دیوارِ کعبہ بھی
جہاں میں ایسے بچے کی ولادت اور ہی کچھ ہے

کلام حق کا اعجازِ فصاحت اپنی جا لیکن
علیؑ بولیں تو پھر نہج بلاغت اور ہی کچھ ہے

علیؑ کے زخم پا سے نوکِ ناوک کھینچ لے کوئی
کہ محوِ بندگی کی خود سے غفلت اور ہی کچھ ہے

وگرنہ کیوں ترے در پر گدا بن کر ملک آتے
مرے مولا تری شانِ سخاوت اور ہی کچھ ہے

شب ہجرت مشیت کی نگاہِ کبریائی میں
علیؑ کے نفسِ پاکیزہ کی قیمت اور ہی کچھ ہے

کواکب کی نئی تحقیق بھی تصدیق کرتی ہے
علیؑ کے علم کا دامانِ وسعت اور ہی کچھ ہے

شب ہجرت نبیؐ کے گھر کو قاتل گھیر لیں لیکن
علیؑ کی نیند کہتی ہے مشیت اور ہی کچھ ہے

مشیت کی نگاہوں کے اشارے دیکھ کر لڑنا
شجاعت کی قسم ایسی شجاعت اور ہی کچھ ہے

سرِ صحنِ حرم لات وہبل کو توڑنے والے
تری انگڑائی کہتی ہے قیامت اور ہی کچھ ہے

عمل سے اپنے سمجھایا ہے حیدرؑ نے مورخ کو
ریاست اور ہی کچھ ہے امامت اور ہی کچھ ہے

مرے خوابوں میں آتا ہے مرا مشکل کشا نظمیؔ
کہ میری روح وجاں سے اس کی قربت اور ہی کچھ ہے